۲۴رمئی ۱۹۹۱ء
ایوانِ اُردو،
ڈی ۱۴۳؍۳ بلاک بی، تیموریہ، کراچی۔۴۳

عزیزی ڈاکٹر محمد علی اثر سلمہ
سلام مسنون۔ ہزاروں دلی دعائیں

محترمہ ڈاکٹر حبیب ضیاء صاحبہ ا سے آپ کی خیریت معلوم کر کے اطمینان ہوا۔ اللہ پاک آپ کو صحت و عافیت کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے، آمین۔

''حرف نم دیدہ'' شروع سے آخر تک پڑھ کر خوشی ہوئی۔ کیا دل آویز کلام ہے۔ ماشاء اللہ اس پر تبصرہ ہو جائے گا۔ مشفق خواجہ کو کتاب اور خط پہنچا دیا گیا۔''سب رس'' میں آپ کی غزل ضرور شائع ہوگی بلکہ ہر ماہ کتاب سے کچھ نہ کچھ شایع ہوگا۔ یہ خط عجلت میں لکھ رہا ہوں۔ انشاء اللہ تفصیل سے (کذا) میری صحت بھی زیادہ اچھی نہیں ہے۔ زیادہ کام نہیں کر سکتا۔ تھکن اور پستی محسوس ہوتی ہے۔ دعا فرمایئے۔

دعا گو اور طالب علم
خواجہ حمید الدین شاہد

(۴)

۱۹۹۷/۱/۳۰
ایوانِ اُردو،
ڈی ۱۴۳؍۳ بلاک بی، تیموریہ، کراچی۔۴۳

عزیزی ڈاکٹر اثر صاحب
تسلیم۔ مزاج گرامی

بہت دنوں سے آپ نے ''سب رس'' کو یاد نہیں کیا۔ کیا آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ ا اگر کوئی بات ہے تو مجھے بتایئے۔ اللہ پاک آپ کو خوش و خرم اور کامران و بامراد رکھے۔ آمین

دعا گو
شاہد

۴۔ ضیاء الدین دیسائی (ڈاکٹر)

ڈاکٹر ضیاء الدین دیسائی نہ صرف ایک کثیر التصانیف مصنف و مولف اور بین الاقوامی شہرت کے حامل، محقق، ماہر آثار قدیمہ و کتبہ شناس، تاریخ داں، مترجم، علم مسکوکات کے نکتہ شناس تھے بلکہ عربی فارسی گجری اور دکنی اردو کے مخطوطہ شناس و فہرست ساز اور عہد اسلامی کے فن تعمیر کے رمز آشنا بھی تھے۔ ڈاکٹر دیسائی ہندوستان کے عہد وسطیٰ کی تاریخ پر گہری نظر رکھتے تھے۔ ان کی پیدائش 17 رمئی 1925ء کو گجرات کے تاریخی شہر احمد آباد کے ایک قصبے دھندوکا میں ہوئی۔ والد محترم کا نام عبدالحئی تھا۔ اسکول سے کالج تک ہر جماعت کا امتحان انھوں نے پہلے درجے میں کام یاب کیا۔ اسی سبب تعلیم کے دوران وہ ہمیشہ گورنمنٹ اسکالر شپ حاصل کرتے

رہے۔ضیاء الدین صاحب نے بمبئی یونیورسٹی سے 1946ء میں بی۔اے آنرز کی سند حاصل کی۔ساری جامعہ میں سب سے زیادہ نشانات حاصل کرنے کے سلسلے میں ہرمز مودی پرائز کے مستحق قرار پائے۔اسی جامعہ سے انھوں نے ایم۔اے (فارسی) کی سند 1948ء میں حاصل کی۔یونیورسٹی میں امتیازی حیثیت حاصل کرنے کی وجہ سے چانسلرز گولڈ میڈل اور جعفر قاسم موسیٰ طلائی تمغہ حاصل کیا۔

1957ء میں ملازمت کے دوران حکومت ہند کی جانب سے جب ایران بھیجے گئے تو انھوں نے فیضی کی تصنیف ''نل دمن'' پر تحقیقی مقالہ پیش کر کے تہران یونیورسٹی سے فارسی میں ڈی لٹ کی سند حاصل کی۔جہاں تک ڈاکٹر دیسائی کی ملازمت کا تعلق ہے۔موصوف کا تقرر 1947ء میں فارسی کے لکچرر کی حیثیت سے ہوا۔احمد آباد، بمبئی اور راج کوٹ میں لکچرر کی حیثیت سے درس و تدریس کی خدمات انجام دیتے رہے۔1953ء میں فارسی وعربی کتبہ شناسی کے شعبۂ آثار قدیمۂ ہند دہلی میں سپرنٹنڈنٹ ہوئے۔

1958ء میں جب یہ دفتر ناگپور منتقل ہوا تو وہ 1961ء میں یہاں سپرنٹنڈنگ اپی گرافسٹ اور 77ء میں ڈائرکٹر بنا دیئے گئے اور 1983ء میں اسی عہدے سے وظیفہ حسن خدمت پر سبکدوش ہوئے۔وظیفہ یاب ہونے کے بعد دیسائی صاحب 1992ء تک انڈین کونسل فار ہسٹاریکل ریسرچ نئی دہلی کے سینیئر ریسرچ فیلو اور 92ء سے 98ء تک امریکن انسٹی ٹیوٹ آف انڈین اسٹڈیز نئی دہلی کے جائنٹ چیف کالوبوریٹر رہے۔ ؎

ڈاکٹر ضیاء الدین دیسائی 76 سال کی عمر میں 24 مارچ 2002ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ان کے انتقال کی خبر اس لئے تاخیر سے عام ہوئی کہ اسی زمانے میں گجرات فسادات کی آگ میں جل رہا تھا۔ دیسائی صاحب کے فرزند کا میڈیکل اسٹور بھی اس آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ان فسادات کے دوران وہ سخت علیل تھے۔قلب کا عارضہ تو تھا ہی اس کے علاوہ دیگر مزید بیماریاں لاحق ہو گئیں تھیں۔

دیسائی صاحب وظیفہ پانے کے بعد اور ملازمت کے دوران حکومت ہند کے نمائندے کی حیثیت سے امریکہ، روس، عراق، افغانستان، پاکستان اور بنگلہ دیش بھیجے گئے۔انھوں نے نصف درجن سے زائد ایوارڈس حاصل کیے اور انگریزی، اردو، ہندی، گجراتی اور فارسی کے مقتدر رسائل کے لئے متعدد مقالے تحریر کیے۔دیسائی صاحب کی اردو اور انگریزی تصنیفات، تالیفات اور تراجم کی تعداد چالیس سے زیا ہے۔چند کتابوں کے نام یہ ہیں :

ہندوستان کی مسجدیں۔آثار قدیمۂ ہند۔اپی گرافیا انڈیکا آرکیالوجیکل سروے آف انڈیا۔ہند اسلامی طرز تعمیر۔

(۱)

14, Khurshid Tark,

Ahmadabad, 380055

۲۷ر جنوری ۹۳ء

مشفقی و محبی اثر صاحب، سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

ایک نہایت ضروری کام کے لئے یہ خط لکھ رہا ہوں، ورنہ آجکل کے حالات کے پیش نظر دل و دماغ اتنے متاثر ہیں کہ کچھ کرنے کو جی نہیں چاہتا، خدا ہم لوگوں پر رحم فرمائے۔آمین۔

میرے ایک دوست غلام علی آزاد بلگرامی پر کام کر رہے ہیں، ان کو "ادارۂ ادبیات" حیدر آباد سے شائع شدہ ڈاکٹر سید محی الدین زور مرحوم کا آزاد بلگرامی پر رسالہ درکار ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ وہ رسالہ اگر دستیاب ہو تو خرید کر مندرجہ ذیل پتہ پر انہیں ارسال فرمائیں۔ اگر دستیاب نہ ہو تو اس کی زیروکس کاپی بھیجیں بذریعہ ہوائی ڈاک اور مجھے جو خرچ مع محصول ڈاک عاید ہو اس سے مطلع فرمائیں تا کہ میں ادا کر دوں۔

جناب حسن عباس ۱ خیابان انقلاب
خیابان ۱۶ آذر کوچہ پارسی بلاک ۹
تہران ۱۴۱۷۴ ، ایران

آج کل کیا علمی کام ہو رہا ہے؟ کیا کوئی نئی کتاب شائع ہوئی ہے؟ بیگم اثر کو میرا سلام عرض کریں۔ اکبر الدین صدیقی صاحب کو بھی میرا سلام فون پر ہی سہی پہنچا دیں۔

جواب کا انتظار رہے گا۔ حسن عباس صاحب کا کام قریب الختم ہے لیکن دو تین کتابوں کی نایابی کی وجہ سے موصوف پریشان ہیں، امید کہ آپ مدد فرمائینگے اور مجھے بھی ممنون۔

طالب دعا ضیاء الدین دیسائی

پس تحریر: کیا آپ کی نظر میں کوئی صاحب ہیں جو سالار جنگ کے مخطوطہ (ید بیضا۔ تذکرۂ شعرا) کی صحت کے ساتھ اجرت پر نقل کرے؟ اگر ہوں تو فی صفحہ (یعنی نصف روق) کی کیا اجرت بیٹھیگی وہ تحریر فرمائیں۔

ضیاء الدین دیسائی

(۲)

14, Khurshid Tark,
Ahmadabad, 380055

۳ رابریل ۹۳ء

کرم فرمائے بندہ، سلام مسنون

آپ کا کئی روز ہوئے مرحوم زور صاحب کی کتاب غلام علی آزاد بلگرامی کے سلسلے میں جواب آیا تھا اور آپ نے ڈاکٹر عصمت جاوید صاحب کے مضمون کا حوالہ بھی دیا تھا اور لکھا تھا کہ اس کی زیراکس کاپی بھجوائی جا سکتی ہے، از راہ کرم یہ کاپی مندرجہ ذیل پتے پر ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ ۷۰ روپے کا ڈرافٹ ڈاک خرچ وغیرہ کے لئے منسلک ہے۔

Sayyid Hasan Abbas Khayaban-i-Inqilab,
Khayaban 16 Azar, Kueha Parsi, Block 9,
Tehran 14174 (Iran)

دیگر گذارش یہ ہے کہ درگاہ حضرت پیر محمد شاہ کے کتب خانے کی کمیٹی نے شاہ بہاء الدین باجن صاحب اور گوجری کلام کتاب شائع کی ہے جس کی قیمت ۷۰ روپے ہے جو موجودہ زمانے میں بہت ہی کم ہے، اگر اس کتاب کی چند کاپیاں حیدر آباد اور گردو نواح میں نکل جائیں تو آیندہ گوجری کلام کی اشاعت میں یہ پیسا لگایا جا سکتا ہے، حیدر آباد میں بعض یونیورسٹیوں،

کالجوں، اداروں اور کرنول یا آندھرا کے اور کرناٹک کے اداروں اور کالجوں کے اساتذہ کو جن سے آپ کے روابط ہوں ان کو لکھ کر اس کی خرید کے بارے میں آپ زحمت فرمائیں تو عنایت ہوگی۔ آپ سب رس اور سیاست اور رہنمائے دکن وغیرہ میں بھی اس کتاب کے بارے میں چند سطریں شائع کرا سکتے ہیں۔

بیگم اثر کو میرا اسلام عرض ہے، اکبر الدین (صدیقی) صاحب کو بھی میرا اسلام عرض کر دیں۔

طالب دعا

ضیاء الدین دیسائی

(۳)

۱۴؍اپریل ۱۹۹۳ء

۱۴؍خورشید پارک،

احمد آباد۔۳۸۰۰۵۵

کرم فرمائے بندہ، سلام مسنون

۸؍اپریل کا نوازش نامہ پرسوں ۱۲ کو ملا از حد شکر گذار ہوں، پروجکٹ کے مختلف کاموں کے معاوضے والا خط ملفوف ہے، اس سے کچھ اندازہ ہوگا، ویسے میں ڈاکٹر بیگلے کو بھی لکھ رہا ہوں کہ اس مخصوص کام کے لئے دن کے حساب سے کیا معاوضہ ہوگا وہ براہ راست آپ کو تحریر فرمائیں۔

بمبئی میں دلوی صاحب [۱] فرما رہے تھے کہ "نوائے ادب" کے لئے آپ کے مضامین مل گئے ہیں، یہاں بھی آپ کا مضمون موصول ہوا ہے، دوسرے مضامین بھی آپ بھیجتے رہا کریں۔

آپ نے بوہیے والا صاحب [۲] سے غالباً ذکر کیا تھا کہ وہاں کس صاحب نے "جواہر اسرار اللہ" پر کام کیا ہے بلکہ اس کو مرتب کیا ہے، مجھے بوہیے والا صاحب نے کل بتایا ورنہ میں اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرتا، کیا وہ اپنے مرتبہ نسخے کو شائع کرا رہے ہیں؟ بوہیے والا صاحب غالباً آپ کو لکھ رہے ہیں کہ ان صاحب سے شاہ علی جیو صاحب گام دھنی اور ان کی اس تصنیف پر ایک جامع مضمون لکھوا کر انہیں بھیجیں۔

مجھے افسوس ہے کہ وقت کی قلت کی وجہ سے میں آپ کے ساتھ زیادہ وقت نہ گذار سکا اور بیگم اثر [۳] کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا۔ آپ کے ساتھ وقت گذارنے سے بالخصوص دکنی اور گوجری کے بارے میں اپنی معلومات میں اضافہ کرتا، خیر انشاء اللہ آیندہ سہی، ویسے میری آمد و رفت پر پابندی نہ ہوتی تو میں دوبارہ حیدر آباد آ جاتا۔

حیدر آباد (دکن) میں تو کم از کم مولوی عبدالحق اور ڈاکٹر زور مرحوم، سید محمد صاحب مرحوم، اکبر الدین صاحب صدیقی وغیرہ کے کم از کم دکنی ادب و زبان کی ترویج و اشاعت کے کام کو آپ جیسے حضرات بڑی خوش اسلوبی اور محنت سے کر رہے ہیں۔ یہاں گجرات میں تو گوجری کا کوئی نام لیوا بھی نہیں، کاش ہمارے یہاں کے طلبا اور اساتذہ آپ حضرات سے سبق لیتے وما توفیقی الا باللہ،

بیگم اثر، کرامت اللہ علی خاں صاحب [۴] اور ان کی ہمکار خانم رضوانہ (نام ٹھیک سے یاد نہیں [۵]) وغیرہم کو سلام۔

طالب دعا

ضیاء الدین دیسائی

(۴)

۱۴/خورشید پارک،
احمد آباد۔۳۸۰۰۵۵

۵/مارچ ۱۹۹۴ء

مشفقی و محبی، سلام مسنون

۲۸/فروری کا نوازش نامہ کل موصول ہوا۔حیدرآباد سے واپسی کے بعد پھر دہلی وغیرہ دو ایک بار جانے آنے کے بعد دسمبر میں نمونیا کے عارضے کا شکار اور نرسنگ ہوم [میں] داخل ہوا۔جنوری کے پہلے عشرے میں علاج کے بعد الحمدللہ ٹھیک ہوں۔ آرام وغیرہ کی ہدایت کی گئی ہے۔

درگاہ حضرت پیر محمد شاہؒ کی ابھی تک تین جلدیں عربی مخطوطات اور چوتھی جلد فارسی مخطوطات کی شائع ہوئی ہیں۔ وہاں عثمانیہ یونیورسٹی وغیرہ میں منگوالینی چاہئیں۔اردو مخطوطات معدودے چند ہیں۔میں نے کل ایک صاحب جو اتفاق سے ملنے آئے تھے کہا ہے کہ وہ دیکھیں دیوان ولی کا کوئی نسخہ ہے یا نہیں۔بوہرے والا صاحب پرسوں عید ملنے آئے تھے لیکن اس وقت آپ کا خط نہیں ملا تھا۔ان کو فون کروں گا انشاء اللہ ویسے میری نقل و حرکت پر، گھر سے باہر، پابندی ہے۔پونہ/بمبئی سے پروفیسر حیدر ابراہیم سایانی نے دیوان ولی شایع کیا تھا۔وہ آپ حضرات کے علم میں ہوگا۔''ہماری زبان'' میں آپ کے مضمون سے میرے محترم دوست اکبرالدین صاحب صدیقی کے انتقال پر ملال کی اطلاع ملی۔قلق ہوا مرحوم سے میرے پرانے مراسم تھے۔ اب کے بھی حیدرآباد کے مختصر اور نہایت مصروف پروگرام کے باوجود ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔خدا مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے۔

طالب دعا
ضیاءالدین دیسائی

(۵)

۱۴/خورشید پارک
پوسٹ جوھاپورہ احمد آباد۔۳۸۰۰۵۵

۷/ستمبر ۱۹۹۵ء

کرم فرمائے بندہ، سلام مسنون
امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

سنا ہے حیدرآباد سے شاہ علی جیو گام دھنی کے کلام کا مجموعہ ''جواہر اسرار اللہ'' جس پر عثمانیہ یونیورسٹی سے ایک صاحب نے ڈاکٹریٹ حاصل کی ہے۔شایع ہوا ہے۔ا اگر اس کا ایک نسخہ مہیا کر سکیں یا ناشر کو کہیں کہ بھیج دے تو عنایت ہوگی۔درگاہ پیر محمد شاہ کے کتابخانے کے لئے چاہئے۔موصوف نے ادھر کے بھی نسخہ سے استفادہ کیا ہے۔ان سے رابطہ قائم ہو تو انہیں کہیں کہ وہ ایک نسخہ درگاہ شریف لائبریری کو ارسال فرمائیں، وی پی پی سے۔بصورت دیگر اس کی قیمت اور ڈاک خرچ سے مطلع فرمائیں تو میں مبلغ منی آرڈر یا ڈرافٹ سے بھجوادوں، آپ بہر حال جو بھی صورت ہو مطلع فرمائیں۔

دوسرے ''دائرۂ میر مومن'' پر غالباً دو ایک کتابیں وہاں سے شایع ہوئی ہیں۔ان کے اور ان کے مصنف کے نام تحریر فرمائیں، مجھے خیال ہے کہ صادق نقوی صاحب ۲ استاد تاریخ اور پروفیسر زیب النساء ۳ استاد فارسی نے یہ کتابیں تصنیف کی

ہیں۔ یہ بھی درگاہ لائبریری کے لئے درکار ہیں۔ آپ ان کے حصول کے بارے میں مطلع فرمائیں۔

میں حیدرآباد سے واپسی پر کافی بیمار رہا، جنوری میں نرسنگ ہوم میں بھرتی ہوا اور اس کے بعد چار ماہ تک آرام کرنا پڑا۔ الحمدللہ اب صحت اچھی ہے البتہ قلب والا معاملہ بدستور ہے لیکن قابو میں ہے۔

بیگم اثر صاحب کو سلام عرض کریں۔ طالب دعا

ضیاء الدین دیسائی

مکرر : کیا وہاں ''سالار جنگ میوزیم'' کے ایک نہایت صاف اور خوشخط مخطوطے۔ ''دیوان شعر فارسی'' کو نقل کرانے کا انتظام ہوسکتا ہے۔ کوئی باسواد طالب علم یا ناقل ہو تو مطلع کریں اور فی ورق یا فی صفحہ کیا لاگت آئیگی وہ بھی تحریر کریں۔

(۶)

Sai Ganga Lodge
Near Salarjung Bridge, Hyderabad.

۹/۱۰/۹۵ء

مشفقی، سلام مسنون، امید مزاج بخیر ہوگا۔

میں کل رات یہاں آیا ہوں اور ۱۳ کو شام چار بجے بمبئی کے لئے انشاء اللہ روانہ ہو جاؤں گا۔

خدا کرے یہ خط آپ کو مل جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ۱۳ر کو یا کسی اور دن ادارۂ ادبیات اردو میں کچھ وقت گذاروں۔ نیز درگاہ حضرت پیر محمد شاہ لائبریری کے لئے بو مبے والا صاحب دکنی ادب پر جتنی کتابیں بالخصوص متون شایع ہوئی ہیں وہ منگوالیں گے، وی پی سے یا بل سے بھجوائی جائیں۔ اس سلسلے میں بھی آپ سے گفتگو کرنا ہے۔

بیگم اثر کو سلام عرض ہے۔ طالب دعا

ضیاء الدین دیسائی

میں سر دست تو Sai Ganga Lodge (سالار جنگ پل کے پاس) میں ٹھہرا ہوں لیکن کہیں اور عابد روڈ پر کسی ہوٹل میں منتقل ہو جاؤں، طے نہیں کیا، ہوسکتا ہے یہیں ٹھہرا رہوں، آپ رحمت علی خاں صاحب سالار جنگ میوزیم یا اسی ہوٹل فون نمبر 512132 پر بھی دریافت کرسکتے ہیں۔ میرا کمرہ نمبر 125 ہے۔ آپ کا پیغام ملنے پر آپ جہاں فرمائیں گے میں حاضر ہو جاؤں گا۔ ویسے میں انشاء اللہ صبح ۹ بجے تک تو قیامگاہ پر رہوں گا۔ طالب دعا

ضیاء الدین دیسائی

(۷)

۱۴ر خورشید پارک
پوسٹ جوھاپورہ، احمد آباد (گجرات)

۱۹ر اکتوبر ۱۹۹۵ء

کرم فرمائے بندہ، سلام مسنون

۱۲ کا کارڈ آج ملا، آپ کے جواب نہ آنے پر مجھے یہ خیال ہوا تھا کہ خط آپ کو نہیں ملا، ان دنوں حیدرآباد کے حالات فسادات کی وجہ سے مخدوش تھے۔

حادثے کا سن کر افسوس ہوا، الحمدللہ آپ اب اچھے ہیں۔

''دائرۂ میر مومن'' کے بانی اور وقف میر محمد مومن استر آبادی پر، سید محی الدین قادری صاحب زور مرحوم کی کتاب یا کتابچہ شائع ہوا تھا۔ کیا دستیاب ہے، ورنہ اس کا زیروکس منگوایا جائے جو خرچ مع محصول ڈاک ہوگا، بھیج دیا جائیگا۔ دائرۂ میر مومن کے سربراہوں کا پتہ یا اس کی کمیٹی کا پتہ چلے تو میں ان سے براہ راست رجوع کروں۔ ویسے میں نے ڈاکٹر صادق نقوی صاحب کو بھی لکھا تھا۔ ابھی تک جواب نہیں آیا۔ کچھ روز ہوئے ڈاکٹر زیب حیدر صاحب کو بھی لکھا تھا' لیکن آپ فرمارہے ہیں کہ انہوں نے اس کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی۔

بہرحال زور صاحب مرحوم کو حیدر آباد کے چپے چپے سے عشق تھا، ''دائرۂ میر مومن'' حیدر آباد کی ایک نہایت اہم جگہ ہے، وہاں سینکڑوں ایرانی اہل شیعہ حضرات، عالم، شاعر، وزیر وامیر مدفون ہیں اور ان قبور پر کافی تعداد میں الواح بھی ملتی ہیں۔ اس سے حیدر آباد کی ادبی اور ثقافتی تاریخ پر کچھ روشنی پڑ سکتی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ دائرے کے لیے کچھ کام کیا جائے تاکہ تاریخی حقایق ہمارے سامنے آجائیں۔ بہرحال زور صاحب مرحوم کی میر مومن استر آبادی کی سوانحی کتاب کی دستیابی کے بارے میں مطلع فرمائیں۔ لِسابرنامہ کے بارے میں بوہیے والا صاحب سے گفتگو انشاء اللہ کل کروں گا اور آپ کو لکھوں گا۔ بیگم اثر کو سلام عرض ہے۔

طالب دعا

ضیاءالدین ڈیسائی

(۸)

۱۴ء ارخورشید پارک
پوسٹ جوھاپورہ، احمد آباد (گجرات)

۱۷رنومبر ۹۵ء

کرمافرمائے بندہ، سلام مسنون

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوگا۔

آپ نے کچھ دن ہوئے دیوان ولی کے مخطوطات کے بارے میں لکھا تھا بلکہ درگاہ حضرت پیر محمد شاہ کے کتب خانے کے اردو مخطوطات کی فہرست کے لئے میں نے اس کا جواب بھی دیا تھا۔

اس کتاب خانے میں جو نسخہ ہے اس کی کیفیت یہ ہے، ناقص الآخر ہے اس لئے اس کا سن کتابت معلوم نہ ہوسکا۔ اس پر دو مہریں ہیں۔ ایک مہر کا سجع ہے، ع شدم دلیر دراین وقتاز عنایت اویعنی کسی دلیر خان شخص کی ملک میں یہ نسخہ رہا ہے۔ مہر میں تاریخ ہو لیکن نسخہ مائکروفلم کے لئے گیا ہے۔ اس لئے میں دیکھ نہیں سکا۔ کسی نے پنسل سے لکھا ہے۔ نوشتہ شد در ۱۱۹۷ھ۔

آیندہ وہاں جاؤں گا تو خود نسخہ دیکھ کر اگر اس سلسلے میں مزید اطلاعات ملیں تو لکھوں گا۔ اس مخطوطے کا ذکر ڈاکٹر ٹرال کے ''اسلام ان انڈیا'' جلد دوم میں ہوا ہے جس میں درگاہ شریف کے کتابخانے کے مخطوطات پر ایک مضمون ہے۔ مضمون نگار صاحب کسی زمانے میں فہرست سازی کے لئے مامور اعزازی طور پر تھے لیکن بعض وجوہات کی وجہ سے بعد میں علیحدہ کردیئے گئے۔ یہ کتاب آپ کو وہاں ہنری (مارٹن) انسٹی ٹیوٹ میں مل جائے گی۔ اس کا اندراج اس طرح ہے۔